اجابۃ الغوث 25 فیصد سوالا

جوابا

محمد عمیر رضا عطاری درجہ سادسہ جامعۃ المدینۃ

فیضان بغداد کورنگی کراچی

سوال نمبر 1 : اقطاب یہ کس کی جمع ہے؟ نیز قطب کی تعریف بمع وجہ تسمیہ بیان کریں۔

اقطاب یہ قُطب (بسکون الطاء) کی جمع ہے۔

قطب کی تعریف:-

صوفیا کی اصطلاح میں قطب وہ باطنی خلیفہ ہو تا ہے جو اہل زمانہ کا سر دار ہو تا ہے۔

وجہ تسمیہ:-

قطب یہ قطب الرحی سے ماخوذ ہے جو کہ چکی کی کیلی یعنی وہ لوہے کی میخ جس کے گرد اور جس کے سہارے سے اوپر کا پاٹ گھومتا ہے کو بولتے ہے۔ لہذا اقطب کی وجہ تسمیہ یہ ہوئی کہ قطب کو قطب اس وجہ سے کہتے ہے کہ لوگوں کے حالات و معاملات اسی کی جانب گردش کرتے ہیں۔

سوال نمبر 2 : شیخ شرف الدین عمر بن فارض نے شرح التائیہ میں قطب کی کیا تعریف بیان کی ہے؟ نیز قطب کی اقسام بیان کریں۔

قطب کی تعریف:-

صوفیا کی اصطلاح میں قطب وہ کامل ترین مرد ہے جو مقام فردیت پر فائز ہو اور مولکق کے حالات اس کے گرد گھومے۔ (فردیت صوفیا کے یہاں ایک مقام ہے جیسا کہ ابدال وغیرہ قطب میں تھوڑا اوپر درجے کا مقام ہو تا ہے مزید وضاحت کے لئے فردیت کی اصطلاح کا مطالعہ کرے)

قطب کی اقسام:-

قطب کی دو اقسام ہیں۔

1. عالم شہادت (ظاہری عالم) کی مخلوقات کی طرف نسبت کرتے ہوئے قطب ہو تا ہے ایسا قطب اپنا خلیفہ و جانشین بھی بنا تا ہے اور اس کا جانشین ابدال میں جو سب سے زیادہ اس کے قریب ہو تا ہے اسے اپنا جانشین بناتا ہے۔ اور یہ قطب عالم شہادت میں یکے بعد دیگر آتے رہتے ہیں۔ (یعنی وہ قطب جسے فقط خلافت باطنی ملتی ہیں)
2. عالم غیب و عالم شہادت کی مخلوقات کی طرف نسبت کرتے ہوئے قطب ہو تا ہے نا اس سے پہلے قطب ہوا اور نا ایسا قطب اپنا خلیفہ و جانشین بناتا ہے۔ اور یہ قطب الاقطاب ہو تا ہے اس کے قطب الاقطاب ہونے کا معنی یہ ہے کہ یہ عالم شہادت میں موجود قطب کا بھی قطب ہو تا ہے اور یہ روح مصطفی ﷺ ہے۔ (یہ وہ قطب ہے جسے باطنی خلافت کے ساتھ ساتھ ظاہری خلافت بھی ملتی ہیں)

سوال نمبر 3 : علامہ شامی علیہ رحمہ نے امام قاشانی کے کلام کی کیا شرح فرمائی ہیں؟

علامہ شامی علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ (عالم غیب و شہادت میں) اپنا خلیفہ نا بنانا اس وجہ سے ہے کہ کوئی اس مقام پر فائز نہیں ہو سکتا البتہ آپ ﷺ سے کم مرتبے میں جانشین ہوئے ہے جیسا کہ خلفائے راشدین۔

سوال نمبر 4 : لفظ قطب کے اطلاقات کے حوالے سے شیخ ابن عربی علیہ رحمہا نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ اہل فن لفظ قطب کے اطلاقات میں وسعت پیدا کرتے ہوئے (مجازا) ہر اس شخص کے لئے قطب کا لفظ استعمال کرتے جو کسی مقام میں تصرف کر سکتا ہو اور اپنے معاصرین میں منفرد ہو۔ جیسے

1. شہر کے کسی مرد کو شہر کا قطب کہے دیتے ہے۔
2. جماعت کے شیخ کو جماعت کا قطب کہے دیتے ہے۔

لیکن اصطلاحی قطب جس پر لفظ قطب کا اطلاق بغیر کسی اضافت کے مطلقا کیا جاتا ہے وہ صرف ایک ہے ہوتا ہے اور یہی غوث ہے اور یہ اپنے زمانے پوری جماعت اولیا کا سردار ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5 : خلافت کے اعتبار سے قطب کی اقسام بمع نام بیان کریں؟

خلافت کے اعتبار سے قطب کی دو اقسام ہیں:

1. وہ قطب جو خلافت ظاہری کے ساتھ خلافت باطنی پر بھی فائز ہوئے: حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق، عثمان غنی اور مولی مشکل کشا۔
2. وہ قطب جو فقط خلافت باطنی پر ہی فائز ہوئے: اکثر اقطاب۔ (بطور مثال ابو یزید بسطامی)

سوال نمبر 6 : علامہ شامی نے شیخ ابن حجر سے جو رجال الغیب کے حوالے سے کلام ذکر کیا ہے وہ تحریر کریں؟

فتاوی حدیثیہ میں شیخ ابن حجر علیہ رحمہ نے درج ذیل باتیں بیان فرمائی ہیں:

1. رجال الغیب کو رجال الغیب اس لئے کہا جاتا ہے کہ اکثر لوگوں کو ان کی معرفت نہیں ہوتی ہے۔
2. رجال الغیب کے سردار اور رئیس کو قطب، غوث، فرد اور جامع کہا جاتا ہے۔
3. ان کو چاروں سمتوں میں (مشرق، غرب، شمال اور جنوب) اس طرح گھونے کی طاقت عطا فرماتا ہے جس طرح آسمان افق ساوی میں گردش کرتا ہے۔
4. اللہ تعالی نے غوث کے احوال اس پر غیرت کرتے ہوئے عوام و خواص سب سے پوشیدہ رکھے ہیں۔ البتہ اس کے حالات میں اتنی بات ظاہر کی گئی ہے کہ وہ سب کو ایک جیسا ہی سمجھتا ہے یعنی فیض پہچانے میں یکساں سلوک اختیار کرتا ہے کہ نو عالم کو جاہل، بیو قوف کو عقل مند، چھوڑنے والے کو پکڑنے والے، قریب کو دور، آسان کو مشکل اور امن والے بے فکر کو ڈرنے والے کی طرح سمجھتا ہے۔
5. اولیاء کرام میں غوث کا مرتبہ ایسے ہی ہے جیسے دائرے میں نقطے کا مقام ہے کہ وہ دائرہ کا مرکز ہوتا ہے اور غوث ہی کے سبب نظام عالم قائم رہتا ہے۔

سوال نمبر 7 : علامہ شامی علیہ رحمہ نے زمانہ نبوی اور بعد زمانہ نبوی قطب کے ہونے کے حوالے سے جو کلام ذکر کیا ہے وہ تحریر کریں؟

1. زمانہ نبوی

ملا علی قاری معدن العدنی فی فضائل اویس القرنی میں فرماتے ہے حضور کی حیات ظاہری میں قطب الابدال میرے خیال میں اویس قرنی ہے۔

2. بعد زمانہ نبوی

1. شیخ المشائخ شہاب احمد منینی شرح منظومہ الخصائص النبویہ میں فرماتے ہے کہ صوفیا میں حضرت تونسی کا نظریہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنھا مقام قطبیت پر فائز ہوئی (احمد شہاب منینی فرماتے ہے میرے علم میں شیخ تونسی کی اس رائے سلف میں اتفاق کرنے والا کوئی نہیں یعنی یہ آپ کا تفرد ہے)
2. صحابہ کرام علیہم الرضوان کے انتقال کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز مقام قطبیت پر فائز ہوئے۔

سوال نمبر 8 : قطب کے کتنے وزیر ہوتے ہے اور قطب کے انتقال کے بعد ان میں سے کون جانشین بنتا ہے؟ نیز وزیر کے احوال بیان کریں۔

(قطب کے دو وزیر ہوتے ہے جنہیں امامین کہتے ہیں) قطب کا جب انتقال ہوتا ہے تو دو اماموں میں سے ایک اس کا جانشین ہوتا ہے کیوکہ دو امام اس کے لیے بمنزلۃ دو وزیر کے ہوتے ہیں ان میں ایک عالم ملکوت (عالم الغیب) کے مشاہدے میں ہوتا ہے اور دوسرا عالم ملک (عالم الشھادۃ) کے مشاہدہ میں ہوتا ہے اور جس امام کی نظر عالم ملکوت پر ہوتی ہے وہ دوسرے سے مقام میں اعلی ہوتا ہے۔

(وضاحت: امامین میں سے ایک غوث کے داہنے ہاتھ رہتا ہے جس کا نام عبد الملک ہے اور دوسرا بائیں ہاتھ بیٹھتا ہے اور اس کا نام عبد الرب ہے۔ داہنے ہاتھ والا غوث سے فیض حاصل کرتا ہے اور عالم علوی سے افاضہ کرتا ہے بائیں ہاتھ والا بھی غوث سے فیض حاصل کرتا ہے مگر عالم سفلی پر افاضہ کرتا ہے۔ صوفیا کے نزدیک بائیں ہاتھ والے امام کا رتبہ دائیں ہاتھ والے امام سے بلند تر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ غوث کی جگہ جب خالی ہوتی ہے تو بائیں ہاتھ والا ترقی پاتا اور اس کی جگہ دائیں ہاتھ والا مقرر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالم کون وفساد میں انتظام کرنا اور امن بر قرار رکھنا زیادہ مشکل ہے۔ اس عالم میں معاشرہ اپنی خواہشات غیظ وغضب اور فساد وشر کی وجہ سے سخت انصرام وانتظام کی ضرورت کا تقاضا کرتا ہے اس لئے یہ وزیر زیادہ مستعد، تجربہ کار اور مضبوط رکھا جاتا ہے۔ اس کی نسبت عالم علوی کے احوال زیادہ اصلاح یافتہ ہیں جہاں مشکلات کا سامنا کم ہوتا ہے۔ بہار طریقت)

(عالم الملک آسمان سے زمین تک ہوتا ہے اور عالم اللکوت وہ پہلے آسمان سے ساتویں آسمان تک ہوتا ہے۔ قاموس المصطلحات الصوفیا)

سوال نمبر 9 : ابدال یہ کس کی جمع ہے؟ نیز ابدال کی وجہ تسمیہ بیان کریں۔

ابدال یہ بدَل کی جمع ہے مصنف علیہ رحمہ نے ابدال کو ابدال کہنے کی چار وجوہات بیان فرمائی ہے جو درج ذیل ہیں:

1. کہ جب ان میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلے دوست شخص کو مقرر فرمادیتا ہے۔
2. کہ یہ حضرات اپنے برے اخلاق کو بدل ڈالتے اور اپنے آپ کو پسندیگی خداوندی کے مطابق ڈھال لیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان کے اچھے اخلاق ان کے اعمال کا زیور بن جاتے ہیں۔
3. یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جانشین ہوتے ہیں تو گویا یہ ان کے بدل ہوئے۔

4. شھاب منینی منے ابن عربی سے نقل کیا کہ جب کو ابدال کسی جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے تو وہاں اپنی روحانی حقیقت کو چھوڑ کو جاتا ہے۔ جس کے پاس اس علامہ کے تمام ارواح جمع ہوتی ہیں جہاں سے وہ ابدال گیا ہے۔ پھر اگر اس علاقے کے لوگ اس علاقے کے ابدال کی زیارت کے زیادہ مشتاق ہوں تو وہ حقیقت روحانی جس کو وہ ابدال اپنی جگہ چھوڑ کر گیا ہے جسدی و جسمانی لباس پہن کر ان لوگوں سے کلام کرتی ہے اور وہ اس سے باتیں کرتے ہیں، جب کہ وہ اصلی ابدال اپنی جگہ سے غائب ہوتا ہے۔ (اور کبھی ابدال کا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بدل کو چھوڑے بغیر ہوا کرتا ہے)

(انہیں اس لئے ابدال کہتے ہیں کہ وہ کسی جگہ کو چھوڑتے ہیں اور اپنا قائم مقام اس جگہ مقرر کرتے ہیں اور یہ تبدیلی کسی مصلحت و قربت کے پیش نظر ہوتی ہے تو ایسے آدمی کو اپنی جگہ نامزد کرتے ہیں جو بالکل ان کا ہم شکل ہوتا ہے کسی کو بھی یہ شک تک نہیں گزرتا کہ یہ اصل نہیں حالانکہ یہ جانشین ایک روحانی شخصیت ہوتا ہے جو قصدا اور عملا اپنی جگہ ابدال چھوڑ کر جاتا ہے۔ جس ہستی میں بدلنے کی یہ قوت ہو وہ بدل ہوتا ہے جامع کرامات اولیا مترجم)

(بزرگان دین کے ایسے کئی واقعات ملتے ہیں: شیخ مفرج کو کسی یوم اخلاق عرفات میں دیکھا آپ کے دوسرے مرید نے اسی دن آپ کو دمامیلی عرفات کے ایک مقام پر دیکھا واپسی میں دونوں افراد کا اس معاملے میں جھگڑا ہو گیا اور اپنی عورتوں کو طلاق دینے کی قسم کھالی جب شیخ سے سوال ہوا تو فرمایا کسی کی عورت کو طلاق نہ ہوئی اس لیے کہ روحانی تصرف سے میرا ادھر ادھر ہونا کوئی مشکل نہیں ول اللہ متعدد صورتیں اختیار کر سکتا ہے۔ جامع الکمال فی احوال الابدال)

سوال نمبر 10 : علامہ شامی لکن الفرق سے کس بات کو بیان فرمارہے ہیں؟

لکن الفرق سے علامہ شامی اس بات کو بیان فرمارہے ہے کہ بدل کی جگہ جو دوسرا بدل آتا ہے اس کی دو صورتیں ہے کہ اصل بدل کو معلوم ہوتا ہے یا نہیں **بصورت اول** بدل رحلت بھی کرتا ہے اور اس بات کو بھی جانتا ہے کہ اس کو کسی نے بدل بنایا ہے۔ **بصورت ثانی** اصل بدل کو معلوم نا ہو (صورت یہ ہے اللہ تعالی کسی جگہ بدل متعین فرمادے اور اصل کو معلوم نا ہو) تو وہ ان کو نہیں جانتا اگرچہ بدل اس کو چھوڑ کر گیا ہے۔

(بصورت ثانی جس کو چھوڑ کر گیا ہے وہ بدل میں داخل نہیں ہوتا۔ جامع کرامات اولیاء مترجم)

سوال نمبر 11 : ابدال کے حوالے سے شرح التائیہ کا کلام تحریر کریں؟

شرح التائیہ میں ہے کہ ابدال سے مراد اھل محبت، اھل کشف، اھل مشاہدہ اور اھل حضور کا وہ گروہ ہے جو لوگوں کو توحید اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالی ابدال کے وجود کے سبب سے بندوں اور شہروں پر رحم فرماتا ہے۔ اور ان کے طفیل لوگوں سے بلاؤں اور شر وفساد کو دور فرماتا ہے۔ اور بطور استدلال حدیث پیش کی ہے: حدیث قدسی میں ہے کہ جب میرا بندہ دوسرے کاموں کو چھوڑ کر زیادہ تر میرے ساتھ ہی مشغول رہے تو میں اس کی ہمت ولذت کو اپنے ذکر میں لگا دیتا ہو۔ پھر جب میں اس کی ہمت ولذت کو اپنی یاد میں لگا دیتا ہو تو پھر وہ جھ سے

عشق اور میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور اپنے اور اس کے درمیان کا حجاب ہٹا دیتا ہوں۔ جب لوگوں کو سہو ہوتا ہے (اس مقام پر پہنچ کر) اسے سہو نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کا کلام انبیاء علیھم السلام کا کلام ہوتا ہے۔ یہی صحیح میں ابدال ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہے جب زمین والوں عذاب نازل کرنا چاہتا ہو تو اس معاملے میں ان کو یاد کرتا ہو (نظر ڈالنا) تو ان کے سبب دوسرے لوگوں سے عذاب کو ٹال دیتا ہوں۔

سوال نمبر 12 : ابدال کی تعداد کتنی ہے؟ نیز ابدال کے ابتدائی اور انتہائی درجے کو بھی بیان کریں ساتھ اس بات کو بھی بیان فرمائے کہ جب کوئی ابدال وصال کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالی ان کی تعداد کو کس طرح پورا کرتا ہے۔

ابدال کی تعداد

ابدال کی تعداد چالیس ہے۔ اور یہ قیامت تک چالیس ہی رہے گے حتی کہ جب قیامت آئے گی تو ان تمام کو اٹھالیا جائے گا۔

مراتب ابدال

صالحین کا آخری درجہ ابدال کا ابتدائی درجہ ہوتا ہے۔ اور ابدال کا آخری درجہ قطب کا پہلا درجہ ہوتا ہے۔ (قطب ابدال سے مرتبے میں اوپر ہے اور صالحین ابدال سے مرتبے میں کم ہے)

وصال

جب کسی ابدال کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس بدل کو جو اس کے زیادہ قریب ہے اسے بدل بنا دیتا ہے اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے حتی کہ جب چالیس کا عدد آتا ہے تو صالحین میں سے ایک ابدال میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 13 : علامہ شامی نے احیاء العلوم سے امام غزالی کا جو کلام تحریر کیا ہے وہ بیان کریں؟

امام غزالی علیہ رحمہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بے شک انبیا علیھم السلام زمین کے اوتاد تھے جب سلسلہ نبوت ختم ہوا تو اللہ تعالی نے امت محمدیہ ﷺ میں سے ایک قوم کو ان کا نائب بنایا جنہیں ابدال کہتے ہیں وہ حضرات (فقط) روزہ، نماز اور زیادہ خوبصورتی کی وجہ سے لوگوں سے افضل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حسن اخلاق، ورع وتقوی کی سچائی کی اچھائی، حسن نیت، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سلامتی (دل کی صفائی)، تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالی کی رضا حاصل کرنے کے لئے بڑے صبر اور بغیر ذلالت کے عاجزی کرتے ہوئے۔

وہ ایسی قوم ہیں کہ اللہ تعالی نے انہیں اپنی ذات پاک کیلئے منتخب فرمایا اور اپنے علم ورضا کے لئے خاص کرلیتا ہے۔ وہ چالیس صدیق ہے جن میں سے 30 رحمن عزوجل کے خلیل حضرت ابراہیم علیھم السلام کے یقین کی مثل ہیں۔

ان میں سے کوئی اسی وقت فوت ہوتا ہے جب اللہ تعالی اسکی جانشینی کے لئے کسی کو پروانہ دے چکا ہوتا ہے۔

(ان کی علامات) یہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اپنے ماتحتوں کو اذیت نہیں دیتے، ان پر دست درازی نہیں کرتے، انہیں حقیر نہیں جانتے، خود پر فوقیت رکھنے والے سے حسد نہیں کرتے، دنیا کی حرص کرتے، یہ لوگ نیکی اور پاکیزگی میں سب سے بڑھ کر ہوتے ہیں، جسمانی لحاظ (فطرتی) سے بہت نرم، اور دل کے بہت سخی ہوتے ہیں، ان کی نشانی سخاوت ہے اور ان کی عادت خوش روئی اور خندہ پیشانی وہشاش بشاش رہنا ہے اور ان کی صفت سلامتی ہے(اسلاف نے جن نامناسب چیزوں کو چھوڑا ان سے محفوظ رہنا ان کی صفت ہے)، وہ نہ تو آج کسی خوف میں مبتلا ہے اور کل کسی غفلت میں بلکہ وہ اپنی حالت پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے رب عزوجل کے درمیان ایک خاص تعلق رکھتے ہیں، انہیں آندھی والی ہوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، ان کے دل اللہ عزوجل کی خوشی (رضا) اور شوق میں آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں پھر (پارہ 28، سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر 22 تلاوت فرمائی) ترجمہ کنزالایمان: یہ اللہ کی جماعت ہے۔

راوی فرماتے ہیں: میں عرض کی اے ابو درداء جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے اس میں کونسی بات مجھ پر بھاری ہے؟ مجھے کیسے معلوم ہوگا میں نے اسے پالیا؟ فرمایا: آپ اس کے درمیانے درجے میں اس وقت پہنچے گے جب دنیا سے بغض رکھے اور جب دنیا سے بغض رکھے گے تو آخرت کی محبت اپنے قریب پائے گے اور آپ جتنا دنیا سے بے رغبتی اختیار کرے گے اتنی ہی آپ کو آخرت سے محبت ہوگیا اور جتنا آپ آخرت سے محبت کریں گے اتنا ہی نفع اور نقصان والی چیزوں کو دیکھیں گے۔

مزید فرمایا: جس بندے کی سچی طلب علم الٰہی عزوجل میں ہوتی ہے اللہ عزوجل اس کو قول وفعل کی درستی عطا فرماتا ہے اور اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے اس کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں موجود ہے پھر (پارہ 14، سورۃ النحل کی آیت نمبر 128 تلاوت فرمائی) ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں۔

یحیی بن کثیر فرماتے ہیں: جب ہم نے قرآن کریم میں دیکھا تو یہ پایا کہ اللہ عزوجل کی محبت اور اسکی رضا سے زیادہ لذت کسی شے میں حاصل نہیں ہوتی۔

سوال نمبر 14 : علامہ شامی نے حلیۃ الابدال سے ابن عربی کا جو کلام ذکر کیا ہے وہ تحریر کریں؟
شیخ اکبر فرماتے ہیں: مجھے میرے ایک ساتھی (عبد المجید بن سلمہ) نے بتایا وہ کہتے ہیں: ایک رات میں اپنے مصلی پر تھا، قرآن کریم سے اپنی معمول کی تلاوت کر رہا تھا، میں نے اپنا سر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھا ہوا تھا اور اللہ کا ذکر کر رہا تھا، اچانک میں نے کسی شخص کا ہونا محسوس کیا یہاں تک کہ میرے نیچے سے جانماز نکال کر اس کی جگہ پر چٹائی بچھادی۔ اس شخص نے کہا: چل نماز پڑھ، میرے گھر کا دروازہ بھی بند تھا میں ڈر گیا، تب اس نے کہا "جو اللہ عزوجل سے انس رکھتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا" پھر مجھے الھام کیا گیا تو میں نے اس سے پوچھا: یاسیدی ابدال ابدال کیسے بن گئے؟ فرمایا: ان چار چیزوں سے جو ابو طالب مکی نے قوت القلوب میں ذکر کی ہیں:

1. خاموشی۔
2. تنہائی۔

3. فاقہ کشی۔

4. شب بیداری۔

پھر وہ شخص چلا گیا اور مجھے نہیں پتا چلا کہ وہ کیسے آیا اور کیسے گیا کیو کہ میرا دروازہ پہلے کی طرح بند ہی تھا۔

شیخ فرماتے ہیں: یہ شخص یقینا ابدال میں سے تھا اور اس کا نام معاذ بن اشرس تھا اور جن چار چیزوں کا اس نے ذکر کیا یہ اس راہ طریقت کے ستون اور طریقت وروحانیت کت عمارت کے پائے ہیں، جو ان میں کامل اور صاحب رسوخ نہیں وہ اللہ تعالی کی راہ سے ہٹا ہوا ہے۔ پھر آپ نے چند اشعار ذکر کئے ترجمہ درج ذیل ہیں:

1. اے وہ جو ابدال کی منازل کو پانا تو چاہتا ہے مگر یہ نہیں چاہتا کہ اعمال کا ارادہ کرے۔
2. تو ان کی خواہش نا رکھ کیونکہ تو ان منازل کا اہل ہی نہیں ہے اگر تو ان سے احوال میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔
3. تو اپنے دل کو خاموش کر اور ہر اس سے قطع کر لے جو تیرا دوست و محبوب نہیں۔
4. اگر تو رات کو جاگا اور بھوکا رہا تب تو ان کے مقام کو پالے گا اور تو سفر وحضر میں ان کا ساتھی ہو گا۔
5. ولایت کے گھر کی بنیادیں ہمارے ابدال سرداروں نے آپس میں بانٹ رکھی ہیں۔
6. (اور وہ بنیادیں) خاموشی، دائمی کنارہ کشی، بھوک اور شب بیداری ہے جو کہ گناہوں سے پاکی اور علو مرتبت اور بلندی شان کا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر 15 : اوتاد یہ کس کی جمع ہے؟ نیز اوتاد کو جبال سے کیو تعبیر کرتے ہیں۔

اوتاد یہ وتد (واو کے کسرہ یا سکون کے ساتھ) کی جمع ہے۔

شیخ ابن عربی جبال سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں: کہ کبھی لفظ جبال بول کر مراد اوتاد ہوتے ہیں (جیسا کہ سورۃ نبا کی آیت میں جبال سے شیخ کے نزدیک اوتاد مراد ہے) مناسبت یہ ہے کہ جس طرح پہاڑوں کی وجہ سے زمین ساکن ہے اور اپنی جگہ رکی ہوئی ہے یوہی اوتاد کی وجہ سے دنیا کے معاملات میں توازن ہے۔

سوال نمبر 16: شیخ منینی اور ابن عربی کا اوتاد سے متعلق کلام تحریر کریں؟

شیخ منینی

شیخ منینی علامہ مناوی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اوتاد ہر زمانے میں چار ہوتے ہیں نا کم نا زیادہ۔ ان میں ایک مشرق کی، دوسرا مغرب کی، تیسرا جنوب کی اور چوتھا شمال کی حفاظت کرتا ہے۔

شیخ ابن عربی

ابن عربی فرماتے ہیں: کہ اوتاد میں سے ہر ایک کے لئے بیت اللہ شریف کا ایک رکن ہے اور ان میں سے ہر ایک ایک نبی کے دل پر ہوتا ہے (دل پر ہونے مراد وہی ہے جو علامہ شامی نے آگے کے مقام میں بیان فرمایا ہے کہ ان کے دل تجلی الہی کا مرکز ہوا کرتے ہیں)

1. جو حضرت آدم علیہم السلام کے دل پر ہوتا ہے اس کے لئے رکن شامی ہے۔
2. جو حضرت ابراہیم علیہم السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کے لئے رکن عراقی ہے۔

3. جو حضرت موسی علیہم السلام کے قلب پر ہوتا ہے اس کے لئے رکن یمانی ہے۔
4. کو آپ ﷺ کے قلب پر ہوتا ہے اس کے لئے رکن حجر اسود ہے۔ (شیخ فرماتے ہیں بحمد اللہ یہ مقام مجھے حاصل ہے)

(ان معاملات یعنی مشرق و مغرب و شمال و جنوب کی تقسیم کعبہ سے شروع ہوتی ہیں۔ بہار طریقت)

سوال نمبر 17 : نجباء کی جمع قیاسی اور غیر قیاسی دونوں تحریر کریں؟ نیز نجیب کے متعلق ابن عربی کا بھی کلام تحریر کریں۔

جمع کا بیان

نجیب کی جمع قیاسی نجباء آتی ہے جبکہ کہ غیر قیاسی اُنجاب آتی ہے تاکہ اقطاب و ابدال و اوتاد کے ساتھ وزن میں موافقت ہو جائے۔

ابن عربی کا کلام

ابن عربی اپنی بعض تالیفات میں فتوحات مکیہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1. اولیا اللہ میں ایک گروہ نجباء ہے جو ہر زمانے میں آٹھ ہوتے ہیں نا کم نا زیادہ۔
2. یہ حضرات آٹھ صفات کے علم والے ہوتے ہیں سات تو مشہور ہے اور آٹھویں صفت ادراک ہے۔
3. ان کا جائے قیام کرسی ہے جس سے وہ آگے نہیں بڑھتے۔
4. ستاروں کی سیر و حرکت کا انہیں گہرا و پختہ علم ہوتا ہے اور یہ علم ان کو دو طریقوں سے حاصل ہے۔
   i. کشف کے ذریعے۔
   ii. فلکیات کے علم کے ذریعے۔ (کہ اس میں سیاروں کی حرکت کے متعلق گفتگو ہوتی ہیں)

(صوفیا کے یہاں ادراک ایک اصطلاح ہے وضاحت کے لئے صوفیا کی اصطلاحات پر موجود کتب کا مطالعہ کریں یہاں بس اتنا سمجھ لے کہ یہ معرفت الہی کے لئے استعمال ہوتی ہیں)

سوال نمبر 18 : نقباء کس کی جمع ہے اور نقیب کسے کہتے ہیں؟ نیز نقیب کے متعلق ابن عربی کا کلام تحریر کریں۔

نقباء یہ نقیب کی جمع ہے اور نقیب عریف کو کہتے ہیں یعنی جو آدمی قوم کی دیکھ بھال کرنے والا اور اس کا کفیل ہو۔

ابن عربی کا کلام

1. نقباء وہ لوگ ہے جو نو فلکیات کے علم کے جامع ہوتے ہیں اور نجباء آٹھ فلکیات کے علم کے حامل ہوتے ہیں۔
2. اولیاء اللہ میں سے نقباء بھی ہے اور یہ ہر زمانے میں بارہ ہوتے ہیں نا کم نا زیادہ۔ سو ان کی تعداد بارہ برجوں کے مطابق بارہ ہے۔
3. ہر نقیب ایک برج کی خاصیت اور اس کے اسرار و تاثرات کو جانتا ہے جو اللہ تعالی نے اس کے مقام میں ودیعت رکھی ہیں۔
4. کواکب سیارہ اور ثوابت کی قطع و برید کو بھی جانتا ہے کیونکہ ثوابت (ٹھیرے ہوئے) ستاروں کے لئے حرکتیں بھی ہیں اور برجوں میں ایسے طرق سے قطع و برید کرنا بھی کہ جس کی وجہ ان کے حسن و خوبی میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ قطع و برید کا یہ عمل ہزار سالوں کہیں ایک بار ہوتا ہے۔ اور آلات کے ذریعے ستاروں کو دیکھنے والے اس کے مشاہدے سے عاجز ہوتے ہیں

5. اللہ تعالی نے نقباء کو اتاری گئ شریعتوں کا علوم عطا کئے ہیں۔
6. یہ حضرات نفس کی پوشیدہ خرابیوں اور مہلکات کو معلوم کر لیا کرتے ہیں۔
7. نفس کا مکر و فریب اور ابلیس کا دھوکہ ان پر واضح ہو جاتا ہے۔
8. ان حضرات کو ابلیس کی ایسی باتیں بھی معلوم ہوتی ہے جو ابلیس کو بھی معلوم نہیں ہوتیں۔

Date : 10/2/2023